2 دسمبر 2016ء

آرسی جی ایشیا میٹنگ-- گورنر اسٹیٹ بینک کا میکرو پروڈینشل پالیسی فریم ورک کے مؤثر نفاذ پر زور

بینک دولت پاکستان کے گورنر اشرف محمود وتھرا نے مالی استحکام بورڈ کے علاقائی مشاورتی گروپ ایشیا (آرسی جی ایشیا) کے اجلاس میں مسلّمہ بین الاقوامی روایات کے مطابق میکرو پروڈینشل پالیسی فریم ورک کے نفاذ کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مالی نظام کو درپیش نظامیاتی خطرہ کم ہوسکے۔ گورنر وتھرا نے میکرو پروڈینشل پالیسی اور ٹولز پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے یہ بات اجاگر کی کہ میکرو پروڈینشل پالیسی کے ساتھ زری، مالیاتی اور مالی شعبے کی دیگر مناسب پالیسیوں پر بھی عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

گورنر وتھرا ہانگ کانگ مانیٹری اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو نارمن ٹی ایل چین کے ساتھ مالی استحکام بورڈ آرسی جی ایشیا کے گیارہویں اجلاس کی مشترکہ صدارت کررہے تھے۔ یہ اجلاس آج 2 دسمبر 2016ء کو ہانگ کانگ ایس اے آر میں ہوا۔ گورنر وتھرا جولائی 2015ء میں دوسالہ مدت کے لیے نارمن ٹی ایل چین کے ساتھ ایف ایس بی آرسی جی ایشیا کے شریک چیئرمین مقرر ہوئے تھے۔ دونوں شریک چیئرمین آرسی جی ایشیا اجلاسوں، ورکشاپس کے انعقاد، ایف ایس بی سیکریٹریٹ کے ساتھ رابطے، اور مالی استحکام بورڈ کے عام اجلاسوں کی میزبانی کے ذمہ دار ہیں۔

ملکی مالی اتھارٹیز اور بین الاقوامی معیار متعین کرنے والے اداروں کے کام کو بین الاقوامی سطح پر مربوط کرنے کے لیے مالی استحکام بورڈ کا قیام عمل میں آیا تھا تاکہ مالی استحکام کے مفاد میں مؤثر ضوابطی، نگراں اور مالی شعبے کی دیگر پالیسیاں تشکیل دی جائیں اور ان پر عملدرآمد کو فروغ دیا جائے۔ مالی استحکام بورڈ اپنے رکن ممالک کے علاوہ چھ علاقائی مشاورتی گروپ (آرسی جی) کے ذریعے مالی استحکام بورڈ کے غیر رکن تقریباً 65 ممالک کے علاقوں کے ساتھ رابطے کرتا ہے۔ آرسی جی ایشیا 2011ء میں بنایا گیا اور اس میں 16 علاقوں کے مرکزی بینک اور مالی اتھارٹیز ہیں جن میں آسٹریلیا، کمبوڈیا، چین، ہانگ کانگ ایس اے آر، بھارت، انڈونیشیا، جاپان، کوریا، ملائشیا، نیوزی لینڈ، پاکستان، فلپائن، سنگاپور، سری لنکا، تھائی لینڈ اور ویت نام شامل ہیں۔

اجلاس میں ان کمزوریوں اور مالی استحکام کے مسائل پر بھی بحث کی گئی جن کا تعلق امریکی ڈالر میں نجی شعبے کے قرضے کی بلند سطح، شرحِ مبادلہ میں ردوبدل اور امریکی مانیٹری پالیسی موقف میں تبدیلیوں، اور خطّے کے لیے ان کے مضمرات سے ہے۔

غیر فعال قرضوں کا انتظام کرنے کے اجلاس میں اراکین نے اپنے تجربات سے آگاہ کیا کہ ایشیا کے مالی ادارے کس طرح غیر فعال قرضوں کی نشاندہی، پیمائش، نگرانی اور کنٹرول کرتے ہیں اور اسے حل کرنے میں انہیں کون سی قانونی، ضوابطی اور دیگر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بحث میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر بینکاری نگرانی گروپ اسٹیٹ

بینک، جناب جمیل احمد نے شرکا کو بازل کمیٹی کی مشاورتی دستاویز ''مسائل سے دوچار اثاثوں کا دانشمندانہ بندوبست، غیر فعال انکشافات (exposures) اور برداشت کی توضیحات'' پر بریفنگ دینے کے علاوہ مسائل سے دوچار قرضوں کے انتظام میں پاکستان کے تجربات سے بھی آگاہ کیا۔

اجلاس میں خردہ ادائیگی کے نظاموں کی مالی ٹیکنالوجی کے اثرات پر بھی غور کیا گیا، جس میں اراکین نے اس بات پر بحث کی کہ مالی ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ سے کس طرح خردہ ادائیگیوں تک رسائی اور سہولت میں بہتری آرہی ہے، جبکہ اس کے ساتھ قرضوں اور آپریشنل خطرے میں اضافے کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اراکین نے خردہ ادائیگی کے مضبوط اور محفوظ نظاموں کو فروغ دینے کے لیے مناسب ضوابطی طرزِ فکر کے فروغ جبکہ مالی شمولیت، صارفی سہولت اور مالی استحکام کے درمیان توازن برقرار رکھنے پر بھی غور وخوض کیا گیا۔

اجلاس کا اختتام ڈی رسکنگ اور کرسپانڈنٹ بینکاری پر ایک اجلاس کے ساتھ ہوا جس میں کچھ اراکین کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کی جانب سے کرسپانڈنٹ بینکاری خدمات (ایف اے ٹی ایف) پر حال ہی میں جاری ہونے والے رہنما خطوط پر بریفنگ دی گئی۔ اراکین نے مسائل کے حل پر بھی غور کیا جس میں ان کی توقعات کے مطابق ضابطہ کاروں کی جانب سے وسیع تر وضاحت کی ضرورت، بینکوں کی جانب سے خطرے پر مبنی اینٹی منی لانڈرنگ/ دہشت گردی کی فنانسنگ سے نمٹنے کے جائزوں کی تعمیل، بین الاقوامی اداروں کی جانب سے کرسپانڈنٹ بینکاری میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے اور قومی حکام کے مابین سرحد پار تعاون کی ضرورت کو بھی اجاگر کیا گیا۔

ایف ایس بی نے گیارہویں اجلاس کی کارروائی کے متعلق ایک تفصیلی پریس ریلیز بھی جاری کی ہے جسے اس کی ویب سائٹ کے لنک پر دیکھا جا سکتا ہے :

www.financialstabilityboard.org